قوانین حدود

پارلیمنٹ سے اہم گزارشات

مولانا سید نصیب علی شاہ الہاشمی ایم این اے

حال ہی میں مروجہ حدود قوانین کی تنسیخ یا ان میں ترامیم کے بارے میں مغرب نواز تنظیموں، سیکولر اور لا دین عناصر کی طرف سے جو مطالبات سامنے آرہے ہیں۔ وہ اسلام کے طے شدہ اصولوں سے خلاف ہیں اور آئین میں کتاب وسنت کو قرار دیئے گئے مصادر کے خلاف ہیں۔قوم کی غالب اکثریت ان کی تنسیخ یا ان میں ترامیم نہیں چاہتے ہیں۔اس سلسلہ میں حدود قوانین پر علمی تحقیق اور شکوک و شبہات واعتراضات کے جوابات پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ذیل سفارشات پیش کرتے ہیں۔

حدود آرڈی ننس کے قوانین کو 1985ء کی پارلیمنٹ نے آٹھویں ترمیم کے ذریعہ باقاعدہ منظوری دی ہے لہذا اب یہ پارلیمنٹ کے ذریعہ کی گئی قانون سازی ہے لہذا ان کو غیر آئینی قرار دے کر تنسیخ کا مطالبہ نہیں کیا جاسکتا۔

زنا کے حوالہ سے جو سزا حدود اللہ میں مقرر ہے اس میں کوئی تبدیلی لانے کی نہ تو پارلیمنٹ کی دو تہائی اکثریت اور نہ ہی ماسوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی دوسرا مجاز ہے اور یہ سزا ابدی ہے۔آئین میں حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہے لہذا اس میں بندوں کی رائے اور مطالبہ اور تبدیلی کی سوچ کی کوئی آئینی حیثیت نہیں ہے۔مسلمان اس کا سوچ بھی نہیں سکتا بلکہ اس طرح کا نظریہ رکھنے والے دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔

حدود اللہ صحیح اور متوازن ہیں اگر انہیں درست طریقے سے نافذ کیا جائے تو معاشرہ میں انصاف اور امان کا دور شروع ہوگا۔پولیس اور عدالتی نظام اور طریقہ کار میں بہت سقم ہے لہذا قوانین حدود کی بجائے ان کی اصلاح کی جائے حدود قوانین کو نہ چھیڑا جائے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کی موجودہ ہیئت ترکیبی آئین شریعت سے خلاف ہے اور اس پر سیکولر عناصر کا غلبہ ہے جو کہ جمہور کی صحیح علمی تحقیق کے معیار پر پورے نہیں اُترتے، حدود اللہ کے قوانین پر ان سے صحیح فیصلوں کی توقع نہیں۔باقاعدہ فارغ التحصیل ایسے علماء پر مشتمل اسلامی نظریاتی کونسل تشکیل دی جائے جو کہ قرآن وحدیث اور فقہ کے تدریس میں شیوخ کا مقام رکھتے ہوں اور راسخ العقیدہ ہوں۔انہیں قوانین حدود اور دیگر قوانین پر سفارشات کا کام تفویض کیا جائے۔آئین کی آرٹیکل 270 جز 3 کی شق (ج) میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے کم از کم چار اراکین ایسے ہوں جن میں سے ہر ایک کم سے کم پندرہ سال کی مدت سے اسلامی تحقیق یا تدریس کے کام سے وابستہ چلا آرہا ہو۔

ملک بھر کے علماء کرام اور مشائخ عظام نے اپنے اجتماعات میں ہر قیمت پر حدود قوانین کے تحفظ کا اعلان کیا ہے اور ترامیم کو مسترد کیا

ہے۔(اجتماع اسلام آباد 6 مئی 2006ء)

حدود آرڈی ننس کی مخالفت کی آڑ میں بعض عناصر کے مخصوص میڈیا میں کھلے عام شعائر اللہ اور سنت رسول ﷺ اور دین اسلام کے طریقہ کار کو نشانہ بنا کر دین کے تقدس کو پامال کیا اور آئین پاکستان میں قرآن وسنت کی طے شدہ حیثیت کے بے حرمتی کی گئی اور خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے ایسے عناصر کے سفارشات اور مطالبات پر حدود قوانین میں کسی بھی ترمیم کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

مغرب نواز این جی اوز نے اسلامی سزاؤں کے بارے میں توہین آمیز بیانات جاری کئے ہیں جو کہ آئین پاکستان کی خلاف ورزی کے مرتکب ہیں لہذا ان کے بحث ومباحثوں پر پابندی عائد کی جائے اور ان کے پیش کردہ سفارشات مسترد کئے جائیں۔ ملک بھر کے جید علماء کرام اور قانون دان حضرات اور صحیح دانشوروں نے نتائج وعواقب اور خوبیوں اور خرابیوں پر صحیح غور کر کے حدود قوانین تشکیل دیئے ہیں جو کہ کتاب وسنت کے موافق ہیں اس وقت جو لوگ ان پر تنقید کر رہے ہیں وہ اس پایہ کے نہیں ہیں لہذا حدود قوانین کے خلاف کوئی دوسرا رپورٹ قابل غور نہیں ہوسکتا۔

حال ہی میں یورپ کے بعض ملکوں میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر پاکستانیوں نے اس کے خلاف میں اپنے جذبات کا اظہار کیا تھا۔ حکومتی اور غیر حکومتی حلقوں کو ان جذبات کا احساس ہوا اور اس میں شامل ہوگئے۔ اگر حدود اللہ کی تنسیخ یا ان میں ترمیم کی کوشش کی گئی تو حکومت کو ایک بار پھر ایسے جذبات کا سامنا ہوگا جن سے سخت نقصانات کا خطرہ ہے۔ لہذا ان قوانین کو نہ چھیڑا جائے۔

قوانین حدود آئین کے آرٹیکل 227 ج 1 کے مطابق ہیں اسلامی احکام کے بارے میں آرٹیکل کا متن یوں ہے۔

''تمام موجودہ قوانین کو قران پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا جن کا اس حصہ میں بطور اسلامی احکام حوالہ دیا گیا ہے اور ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائیگا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو۔ (دستور پاکستان ص 145 اکتوبر 2002ء)

اسلامی نظریاتی کونسل کی سابقہ تشکیل نے اپنے سابقہ رپورٹوں میں حدود قوانین کے صحیح ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ لہذا اس کو اب متنازعہ نہیں بنایا جاسکتا۔

ہماری پیش کردہ تحقیق کو سامنے رکھ کر حدود قوانین میں تبدیلی کا مطالبہ ترک کیا جائے۔ کیونکہ یہ تحقیق کتاب وسنت اور جمہور فقہائے امت کے رائے کے موافق ہے۔ پارلیمنٹ میں حدود اللہ کے خلاف کسی تحریک کو منظوری نہ دی جائے اور زیر غور نہ لایا جائے۔

(رجسٹرڈ قومی اسمبلی)

رسالہ المباحث الاسلامیہ خود بھی پڑھیں دوسروں کو بھی پڑھائیں،
خود خریدار بنئے اور دوسروں کو خریدار بنائیں کہ یہ بھی ایک دینی خدمت ہے